حوثیوں کی حقیقت

تیار کردہ:

ابو مریم اعجاز احمد

از افادات:

شیخ سلیمان بن صالح الغُصن حفظہ اللہ

نظر ثانی:

شیخ محمد اشفاق السلفی حفظہ اللہ

ناشر

أهل الأثر

العلم قبل القول و العمل

قول و عمل سے پہلے علم

حوثیوں کی حقیقت

الحمد لله والصلاة والسلام على رسول الله وعلى آله وصحبه ومن والاه ، و بعد:

حوثی ایک فرقہ ہے جو شمالی یمن کے صعدہ میں ۱۹۹۲ء میں ظاہر ہوا۔ اس کی نسبت بدرالدین حوثی کی طرف ہے جو پہلے تو زیدی شیعہ تھا مگر ایران جانے کے بعد وہ اثنا عشری رافضیوں سے متاثر ہو گیا اور اپنے قدیم جارودی عقائد کی نشرواشاعت میں سرگرم ہو گیا۔ یہ فرقہ اپنی اصل کے اعتبار سے جارودیہ کی طرف لوٹتا ہے جو زیدیہ کے غالی فرقوں میں سے ایک ہے۔ ان حوثیوں نے ایسے غالی عقائد پھیلانا شروع کیا جو اثنا عشری رافضی امامیہ کے عقائد سے ملتے جلتے ہیں۔ اور وہ – ایران کی تائید اور حمایت کے ساتھ – خمینی ایرانی انقلاب کے نقش قدم پر چلنے کی تبلیغ کرنے لگے۔ اس فرقہ کا تعارف کرانے سے پہلے جارودیہ پر روشنی ڈالنا بہتر ہے تاکہ حوثیوں کی جارودی اصل اور اثنا عشری امامیہ کی گود میں گرنے تک کے انجام کے درمیان کی حد واضح ہو جائے۔

جارودیہ کا تعارف: جارودیہ کی نسبت ابو الجارود کی طرف ہے جو زیاد بن منذر الھمدانی (متوفی ۱۵۰ھ اور ایک قول کے مطابق ۱۶۰ھ) ہے۔ یہ شخص درحقیقت آنکھ کے ساتھ دل کا بھی اندھا تھا۔ اس کو اہل سنت کے ائمہ متقدمین نے جھوٹا قرار دیا ہے[1]، اور اسی طرح بعض شیعہ کتب میں بھی اس کی مذمت آئی ہے۔

جارودیہ کے اہم عقائد

۱- ان کا یہ گمان ہے کہ نبی ﷺ کے بعد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ خلیفہ ہیں اور آپ ﷺ نے اس طرف اشارہ کر دیا تھا۔

---

[1] میزان الاعتدال ۲/ ۹۲، الکامل ۳/ ۱۰۴۶

۲- جارودیہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو باقی تمام صحابہ رضی اللہ عنہم پر فضیلت دیتے ہیں-

۳۔ ان کے نزدیک امامت کا حق صرف علی رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد صرف ان کے دونوں بیٹوں حسن اور حسین اور ان کی ذریت کو حاصل ہے۔

۴- وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تکفیر کرتے ہیں، اس وجہ سے کہ انہوں نے اپنے اختیار سے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ مقرر کر لیا تھا۔ اسی طرح خلیفہ کو پہچاننے میں انہوں نے کوتاہی کی، اور اس موصوف کو تلاش نہیں کیا جس کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صراحت کے ساتھ یہ بات فرمائی تھی کہ آپ کے بعد وہی امام ہو گا اور یہ وصف علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ میں پایا جاتا تھا[۲]۔

۵- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد علی اور ان کی ذریت کی امامت کو جو تسلیم نہ کرے وہ بھی کافر ہے۔

۶- جارودیہ ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے براءت کا اظہار کرتے ہیں، انہیں گالیاں دیتے ہیں، اور اسی طرح عائشہ، معاویہ اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم کو بھی گالیاں دیتے ہیں۔

۷- بعض جارودیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ ان کے ائمہ جو فوت ہو چکے ہیں وہ دوبارہ واپس آئیں گے۔

۸- بعض جارودیہ نکاح متعہ کو جائز قرار دیتے ہیں۔

ان جارودیہ کے عقائد پر جو بھی غور کرے گا وہ یقیناً اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ ان کے عقائد ان رافضیوں سے بہت ملتے ہیں جو امامی جعفری اثنا عشری شیعہ ہیں[۲]۔

---

[۲]۔ الفرق بین الفرق، ص ۳۰ تا ۳۲

حوثیوں کی تاریخ اور ان کے محرکات

حوثیوں کی نسبت ان کے باغی لیڈر حسین بن بدر الدین الحوثی اور اس کے والد بدر الدین بن امیر الدین الحوثی کی طرف ہے۔ بدر الدین الحوثی کی پیدائش سن ۱۳۴۵ھ میں شمالی یمن کے ضحیان میں ہوئی جو صعدہ میں ہے اور وہ وہیں پلا بڑھا۔ وہ زیدیہ جارودیہ علماء میں سے شمار ہوتا تھا۔ بعض زیدی علماء کے ساتھ اس کے اختلاف کے بعد وہ ایران چلا گیا، اور وہاں تہران اور قم میں کئی سال تک مقیم رہا، یہاں تک کہ اسے اپنے ملک واپس لانے کے لیے مداخلت کی گئی۔ اس کی موت ذی الحجہ ۱۴۳۱ھ کے آخر میں ہوئی۔ اس کا بڑا بیٹا حسین بدر الدین الحوثی ہے جو صعدہ میں ثانوی تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد سوڈان چلا گیا تھا جہاں اس نے شرعی علوم میں ماسٹرز کی ڈگری حاصل کی ۔ اس کے بعد ڈاکٹریٹ کرنا شروع کیا، مگر جلد ہی تعلیم چھوڑ دی اور ماسٹرز کی سند پھاڑ دی۔ یہ اس لیے کیونکہ وہ یہ سمجھنے لگا تھا کہ تعلیمی اسناد ذہنوں کو جمود کا شکار بنا دیتی ہیں۔ اس نے ۱۹۹۰ء میں یمنی اتحاد کے بعد شیعہ الحق پارٹی کے قیام میں حصہ لیا اور اس پارٹی کے نمائندہ کے طور پر ۱۹۹۳ سے ۱۹۹۷ء تک مجلس النواب (پارلیمنٹ) کا رکن منتخب رہا ۔ اس سے پہلے حسین الحوثی جنوبی یمن کی علیحدگی پسند اشتراکی پارٹی کے ساتھ حکومتِ یمن کے خلاف جنگ میں کھڑا ہوا تھا۔ حکومت نے اس کی وجہ سے اس کے گھر پر چھاپا مار کر اس کے ہتھیاروں کو ضبط کیا تھا، جس کے بعد وہ شام کی طرف بھاگا اور وہاں سے ایران چلا گیا۔ ایران کے قم میں وہ اپنے والد کے ساتھ کئی مہینے رہا۔ اسی طرح وہ لبنان میں حزب اللہ سے بھی ملنے گیا، اور پھر اپنے ملکہ (کی حکومت) سے معافی مل جانے پر وہ واپس لوٹ آیا۔ اپنے لوٹنے کے بعد اس نے اپنی سرگرمی دوبارہ شروع کر دی اور اپنے پیروکاروں اور حامیوں میں محاضرے (لیکچرز) اور دروس دینا شروع کر دیا۔ اس نے کئی تعلیمی مراکز قائم کیے جن میں سینکڑوں لوگ داخل ہوئے، اور یہی تعلیمی مراکز وہاں رہنے والوں کی ایک بڑی تعداد کی ذہن سازی کا مرکز بن گئے۔

تنظیم الشباب المؤمن (مومن نوجوانوں کی تنظیم): بدر الدین الحوثی حزب الحق تنظیم میں نائب صدر کے عہدے پر فائز تھا۔ الحوثی اور اس کے پیروکاروں کی امامت کے بارے میں شدت پسند نظریات اور ایرانی خمینی طرز کے انقلابی رجحانات کی وجہ سے اس کے اور پارٹی کے سربراہ مجد الدین المؤیدی کے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا۔ اس وجہ سے الحوثی اور اس کے پیروکار الگ ہو گئے اور الشباب المؤمن نامی تنظیم میں شامل ہو گئے جس کے قیام کی وہ ۱۹۹۱ء سے ہی تائید کر رہا تھا۔ یہ تنظیم اپنی سرگرمیوں میں وسعت اختیار کرنے لگی اور اس نے اپنے تحت بہت سارے نوجوانوں کو شامل کر لیا۔ صعدہ اور یمن کے شمالی صوبوں کے دیگر عام قبائلی لوگ بھی اس کے تحت منظم ہونا شروع ہو گئے۔ اس تنظیم کی حمایت ایران اور اس وقت کی یمنی حکومت نے بھی کی تھی۔ سن ۱۹۹۷ء میں حسین بدر الدین الحوثی نے مجلس النواب (پارلیمنٹ) میں اپنی نشست چھوڑ دی اور اپنی تنظیم کے ادارتی امور کے لیے فارغ ہو گیا۔ اس نے اثنا عشری امامیہ روافض کے ساتھ قربت اور گھل مل جانے کا اظہار شروع کر دیا اور ایرانی تجربہ کی تعریف کرنی شروع کر دی۔ نیز اپنے پیروکاروں کو گوریلا جنگ کی تربیت دینی شروع کی، جس میں وہ انہیں اس کے حکم کی اندھی مطلق اطاعت کرنے کو کہتا۔ وہ انہیں ظلم کے خلاف انقلاب اور حکومت کے خلاف بغاوت اور اس سے جنگ کرنے کی دعوت دیتا۔ اس طرح اس نے حقیقت میں یمنی حکومت کے خلاف بغاوت اور مسلح جنگ شروع کر دی۔ آخر کار ۲۰۰۴ء میں حکومت کے ساتھ ایک جھڑپ میں اسے قتل کر دیا گیا، اور اس وقت اس کی عمر ۴۶ برس تھی۔

عبد الملک الحوثی: عبد الملک الحوثی نے اپنے بھائی حسین کی ہلاکت کے بعد تنظیم کی قیادت سنبھالی اور وہ ایک فصیح و بلیغ خطیب ہے جس کا انداز مؤثر ہے۔ اس نے یمنی حکومت کے خلاف بغاوت کی تحریکوں کو جاری رکھا اور اپنے بھائی کے ہی نقش قدم پر چلا۔

حوثیوں کے اہم عقائد و افکار

بعض محققین اس بات کی تائید کرتے ہیں کہ حسین الحوثی مذہبِ امامیہ اثنا عشری کا معتقد تھا جیسا کہ اس کے رسائل اور کیسٹیں اس پر دلالت کرتی ہیں۔ اس کے مقالات، خطبات اور اس کی سرگرمیوں کا جائزہ لینے سے اس کے اہم عقائد اور ظاہری مبادی معلوم ہوتے ہیں جس کا خلاصہ درج ذیل ہے:

۱- امامت کے اصول کو راسخ کرنے کی وہ دعوت دیتا تھا اور یہ عقیدہ رکھتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کی امامت کی صراحت فرمائی ہے، اور یہ کہ امامت ان دونوں ہی کی ذریت میں محصور ہو گی، اور جو اس کے خلاف عقیدہ رکھے گا وہ کافر ہے۔

۲- حوثی تینوں خلفائے راشدین سے خصوصاً، اور صحابہ کرام سے عموماً براءت کا اظہار کرتے ہیں، کیونکہ ان کے عقیدے کے مطابق وہی اصل بلا ہیں جو آج تک امت کو لاحق ہے۔ اس بارے میں بدر الدین الحوثی کہتا ہے «أنا عن نفسي أؤمن بتكفيرهم (يعني الصحابه) كونهم خالفوا رسول الله صلى الله عليه وسلم » یعنی "میں اپنی ذات کے حوالے سے ان (یعنی صحابہ) کی تکفیر کا قائل ہوں کیونکہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کی"۔

حسین الحوثی یہ اقرار کرتا تھا کہ ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کی بیعت شر تھی اور اس کے نتیجہ میں آج تک امت مصیبت میں مبتلا ہے اور دشمن اس پر مسلط ہیں۔ وہ ابو بکر، عثمان اور معاویہ کی خلافت اور حکومت کو عمر بن خطاب رضی اللہ عن الجمیع کی برائی کا نتیجہ سمجھتا تھا۔

۳- حسین الحوثی صرف قرآن مجید سے ہی احکام لینے کی دعوت دیتا تھا اور دوسرے شرعی مصادر کا اعتبار نہیں کرتا تھا۔ نتیجتا وہ سنتِ نبویہ کی حجیت اور اس کی شرعی حیثیت کا منکر تھا اور علانیہ طور پر صحیحین (بخاری و مسلم) پر طعن کرتا تھا۔ یہ اس وجہ سے کیونکہ وہ حدیثِ رسول ﷺ کے نقل کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم اور ان کی اتباع کرنے والوں پر اعتماد نہیں کرتا تھا اور انہیں کافر گردانتا تھا۔

۴- حسین الحوثی اس بات کا مطالبہ کرتا تھا کہ سنیوں کی تفاسیر اور اصولِ فقہ کی کتابوں کو ترک کر دیا جائے۔ وہ ایسا اس مقصد سے کرتا تھا کہ لوگ اس کی اندھی تقلید اور جہالت کا شکار رہیں۔ اس طرح وہ اپنے پیروکاروں سے حقیقت چھپاتا تاکہ ان کے لیے رافضیت کے باطل عقائد کو قبول کرنا آسان ہو جائے۔

۵- وہ ایسے ظالم حکمرانوں کے خلاف بغاوت پر لوگوں کو بھڑکاتا تھا جن میں ان کے مطابق امامت کی شرطیں نہیں پائی جاتیں۔ ان شرطوں میں سے یہ بھی ہے کہ وہ حسن یا حسین رضی اللہ عنہما کی ذریت میں سے ہوں۔ اس نے اپنے متبعین کو یہ سمجھایا کہ وہ ان حکمرانوں سے جہاد کر کے اللہ کا قرب حاصل کر سکتے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک یہ حکمران حقیقت میں اللہ کے دشمنوں کے پیروکار ہیں۔ اس کے لیے وہ تنظیم کے افراد اور اس کے حامیوں کو حتمی معرکہ کے لیے تیار کرتا اور انہیں ہتھیار خریدنے اور زیادہ سے زیادہ ذخیرہ کرنے کی ترغیب دلاتا۔

۶- وہ اہلِ سنت کو دہشت گرد قرار دیتا تھا کیونکہ اس کے مطابق یہ مسلمانوں کو باطل عقائد سکھاتے ہیں جن کے سبب یہ امت اپنی پوری تاریخ میں ظلم و بربریت کا شکار رہی۔ اسی طرح وہ لوگوں کو اہل سنت کے خلاف ورغلاتا کیونکہ یہ ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے دشمنی نہیں رکھتے اور انہیں علی رضی اللہ عنہ پر فوقیت دیتے ہیں۔

۷۔ ایران میں خمینی انقلاب اور لبنان میں حزب اللہ کی سرگرمیوں کی وہ حمایت کرتا اور اسی کو امت کی عزت اور کامیابی حاصل کرنے کا واحد ذریعہ گردانتا۔

۸- وہ ایران سے ملے کھوکھلے اور بھڑکیلے نعروں کو لوگوں کے جذبات کو بھڑکانے کے لیے استعمال کرتا جنہیں اس کے پیروکار حوثی دہراتے ہیں، جیسے: امریکہ مردہ باد، اسرائیل مردہ باد۔ یہودیوں پر لعنت ہو۔۔ اسلام کی فتح ہو۔

۹- وہ زیدیوں پر تنقید بھی کرتا اور ان کی حالت پر رونا بھی روتا اور اس کے ساتھ انہیں انقلاب اور بغاوت کے لئے للکارتا بھی تھا۔

۱۰-وہ اپنے پیروکاروں کو اہل سنت سے جنہیں وہ وہابی کہتا ، قطع تعلق کرنے اور حرمین کی سرزمین کو ان سے پاک کرنے کی دعوت دیتا تھا۔ وہ کہتا تھا کہ اہل سنت کے ساتھ اتحاد کے بارے میں سوچنا بھی حماقت ہے۔

۱۱-اس کے علاوہ اس کے اندر اور بھی مذموم اخلاق پایا جاتا تھا جیسے غدر، خیانت اور عہد شکنی کرنا۔

حوثیوں کی ایران اور اثنا عشری عقیدہ سے وابستگی

گرچہ زیدیہ کی کتابیں امامیہ اثنا عشریہ روافض کی مذمت اور ان کے گمراہ بلکہ کافر ہونے کی تصریح سے بھری پڑی ہیں، اور اسی طرح امامیہ کی کتابیں زیدیہ پر طعن بلکہ ان کی تکفیر سے بھری ہوئی ہیں [۳]، مگر ان سب کے باوجود ایرانی انقلاب تقیہ کے پردے میں زیدی صف میں گھسنے میں نہ صرف کامیاب ہو گیا بلکہ اس نے انتہا پسند جارودی حوثی فکر میں اپنا مقصد پالیا۔ اس نے دیکھا کہ یہ یمن کی سرزمین پر انقلاب کو برپا کرنے، اپنے عقائد و نظریات میں سے جو ممکن ہو اسے پھیلانے میں اور اپنے منصوبوں کو نافذ کرنے کے لیے کارآمد ہے۔ یہ بات معلوم ہے کہ بدر الدین الحوثی اور اس کے بیٹے حسین ایران میں مقیم رہے تھے، اور انہوں نے رافضی عقیدہ سے خوب استفادہ کیا تھا اور اس کی توسیع پسندانہ انقلابی منہج کو جذب کر لیا تھا۔ اسی طرح حوثی کا ایرانی انقلاب اور خاص طور پر خمینی سے اپنی عقیدت اور اس سے وابستگی کو چھپانا مخفی نہیں رہا۔ وہ خمینی کو تعظیم و تکریم کے القاب سے بیان کرتا اور اسے اللہ کی طرف سے رحمت اور نعمت قرار دیتا۔ وہ اس کے بارے میں کہتا تھا کہ: امام خمینی عادل امام تھا، متقی امام تھا، اور عادل امام کی دعا رد نہیں ہوتی۔ یمن کے زیدی علماء نے حوثی فکر سے لوگوں کو آگاہ بھی کیا تھا [۴]، کہ اس کا منہج اور عقیدہ انتہا پسند اثنا عشریہ کے مطابق ہے اور اس تعلق سے ایک بیان بھی جاری کیا تھا۔ یہ بات ظاہر بھی ہو گئی جب حوثیوں نے امامیہ اثنا عشریہ عقیدہ اور ایرانی انقلاب کی کھل کر موافقت کرنی شروع کر دی تھی۔

---

[۳]-نظرة الإمامية الاثنا عشرية للزيدية بين عداء الأمس وتقية اليوم از محمد الخضر

[۴]- زیدی فرقہ بھی شیعہ فرقوں میں سے ایک گمراہ فرقہ ہے مگر صحابہ کے تعلق سے ان کا عقیدہ اثنا عشری رافضیوں جیسا نہیں ہے۔ اس مسئلہ میں وہ اثنا عشری سے زیادہ اہل سنت سے قریب ہیں۔ (دیکھئے: مقالہ بعنوان: یمن جنگ: منظر پس منظر از شیخ محمد اشفاق السلفی حفظہ اللہ)

حوثیوں اور اثنا عشری امامی شیعوں کا آپس میں گہرے تعلقات تواتر کے ساتھ ثابت ہوتے رہے ہیں، جن میں بعض کا خلاصہ مندرجہ ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:

ا۔ اثنا عشریوں کی موافقت میں انہوں نے یوم غدیر خم کا جشن منانا شروع کر دیا جو یمن کی سرزمین پر ایک نئی چیز تھی- وہ اس دن بڑے جلوس نکالتے ہیں، جس میں پر جوش خطبے اور نعرے بلند کیے جاتے ہیں۔ حسین الحوثی نے اس دن اپنے ایک خطبہ میں اعلان کیا کہ رسول اللہ ﷺ اس دنیا سے اس وقت تک رخصت نہیں ہوئے جب تک کہ آپ نے امت کے لیے یہ اعلان نہیں کر دیا کہ آپ کے بعد آپ کا خلیفہ علی بن ابی طالب ہے۔

۲-وہ حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کی یاد مناتے ہیں اور حسینی مجالس قائم کرتے ہیں۔

۳-وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تکفیر کرتے ہیں جنہوں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی اور ان کے راستے پر چلے[۵]۔ اس بارے میں حسین الحوثی اپنے ایک درس میں کہتا ہے: "بے شک جو لوگ علی کی ولایت و امامت کے بارے میں انہیں جو کچھ بتایا گیا اسے رد کرتے ہیں وہ کافر ہیں..."

۴-حوثیوں اور ایرانیوں کے درمیان باہمی دورے اور خفیہ ملاقاتیں ہوتی ہیں، اور عراق کے نجف میں ایرانی سفارت خانہ میں یمنیوں کو اثنا عشری عقائد کی نشر و اشاعت کے لیے تربیت دی جاتی رہی ہے۔

۵-حوثیوں نے ہمیشہ ایرانی انقلاب کی تعریف کی ہے۔ وہ انہی نعروں کو دہراتے ہیں جو ایرانی اور لبنانی حزب اللہ (جو درحقیقت حزب الشیطان ہے) کے نعرے ہیں یہاں تک کہ بعض مراکز میں اس کے پرچم لہرائے جاتے ہیں۔

---

[۵] جبکہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور دیگر اہل بیت نے خود ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور ان کی خلافت کا اعتراف کیا، اور یہ بات صرف اہل سنت کی کتابوں میں ہی نہیں بلکہ شیعوں کی کتابوں میں بھی مذکور ہیں (دیکھئے: الشیعہ والسنہ از علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ، ص ۲۱۹، بحوالہ نہج البلاغہ، ص ۳۵۰)۔

۶-ایرانی میڈیا اپنے چینلز، اخبارات اور بیانات کے ذریعہ حوثیوں کی حمایت اور یمنی حکومت کے خلاف انقلاب کی تائید کرتا رہا ہے[۶]۔ ادہر حوثی فرقہ اپنے اثر ورسوخ کو بڑھانے اور اپنے نظریات کو پھیلانے کی لالچ میں سعودی عرب کی سرزمین میں دراندازی کی کوشش کر رہا ہے تاکہ اس کے امن وسلامتی کو نقصان پہنچایا جائے[۷]۔

۷-ایران اور بعض خلیجی روافض کی طرف سے حوثیوں کو مالی امداد پہنچتی ہے۔ اس طرح جو رقم بھیجی جاتی ہے وہ اسے اپنے پیروکاروں اور حامیوں میں تقسیم کرتے ہیں، جن سے ان کی ضروریات پوری ہوتی ہیں اور اپنے ملک کی خراب معاشی حالت کا فائدہ اٹھاکر اس رقم کو جنگجو تیار کرنے پر استعمال کیا جاتا ہے۔

۸-ایران اور لبنانی رافضی حزب اللہ کی طرف سے انہیں عسکری (میلیٹری) امداد ملتی ہے۔ یہ امداد ہتھیاروں کی صورت میں بحری راستوں سے حوثیوں تک پہنچتی ہیں جو بحر احمر میں واقع یمن کے کچھ جزائر کے ذریعہ وہاں تک پہنچائی جاتی ہیں۔ یہ (جزیرے) ایک عرصے سے تہران سے بھیجے جانے والے ہتھیاروں کی کھیپوں کو وصول کرنے اور ذخیرہ کرنے کے لیے استعمال ہوتے رہے ہیں۔ اور انہی جزیروں سے ہتھیاروں کو صوبہ حجہ میں "میدی" بندرگاہ تک اسمگل کیا جاتا ہے۔ یہ بندرگاہیں اب ان کے کنٹرول میں آگئی ہیں۔ وہ اب "میدی" میں زمین پر پر قابض ہوگئے ہیں۔ وہاں ایرانی اور لبنانی ماہرین موجود ہیں جو انہیں اور ان سے جڑنے والوں کو لڑائی اور جدید ہتھیاروں کے استعمال کرنے کی ٹریننگ دیتے ہیں۔ وہ اس کوشش میں ہیں کہ ایسی ریاست قائم کرلی جائے جس میں حوثیوں کو طاقت ورسوخ حاصل ہو اور وہ یمن اور پڑوسی ممالک میں ایرانی ایجنڈے کو نافذ کرسکیں، جیسا کہ لبنان میں حزب اللہ نے کیا ہے۔

---

[۶] یہ دراصل ایران کی شہ پر وہاں خانہ جنگی اور سیاسی استحکام کو پارہ پارہ کرنے کے لئے کرایا گیا۔ اس کے لئے ۲۰۱۱ کے انقلابات کے بعد حوثیوں نے علی عبداللہ صالح سے مصالحت بھی کرلی تھی جو زیدی شیعہ تھے مگر ۲۰۱۷ میں انہیں حوثیوں نے ہی قتل بھی کردیا۔

[۷] سعودی عرب کو نقصان پہنچانے اور حرمین شریفین کی حرمت کو پامال کرنے کا ارادہ بھی انہوں نے اثنا عشری ایرانی رافضیوں سے لیا ہے۔ اس سے پہلے بھی ۱۹۸۷ میں ایرانیوں نے حج کے موقع پر مکہ میں احتجاج اور وہاں کی حرمت کو پامال کرنے کی کوشش کی تھی۔

حال ہی میں حوثیوں کا طاقتور ہونا اور صوبہ صعدہ کے انتظام میں ان کا خود مختار ہونا ظاہر ہو چکا ہے۔ یمن میں سیاسی بے چینی، حکومت کی اندرونی حالات پر قابو پانے میں ناکامی اور یمنی فوج میں جدید آلات اور تربیت کی کمی، ایسے وجوہات میں سے ہیں جن سے فائدہ اٹھاتے ہوئے حوثیوں نے دوسرے علاقوں پر قبضہ کرنے کی کوششیں جاری رکھی ہیں۔ اس کے علاوہ پہاڑی اور دشوار علاقہ ہونا بھی ایک چیلنج ہے۔ حوثی اہل سنت کو مقبوضہ علاقوں سے جیسے صوبہ صعدہ سے بے دخل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وہ انہیں تنگ کرتے ہیں، اور ان کے لیے چیک پوسٹوں کو قائم کر کے انہیں پریشان کرتے ہیں، بلکہ صورتحال ان کا محاصرہ کرنے اور ان سے لڑنے تک پہنچ چکی ہے، جیسا کہ دماج میں ہوا جہاں کئی لوگوں کو انہوں نے قتل کر دیا اور بہت سارے لوگ دماج کو چھوڑ کر دوسرے شہر چلے گئے۔

۹- وہ مہدی منتظر کی بشارت دیتے ہیں اور انہوں نے دعویٰ بھی کیا تھا کہ وہ حسین الحوثی ہی ہے۔ یہ عقیدہ حوثی کے قتل ہونے کے بعد بھی برقرار رہا کہ وہ لاپتہ ہو گیا ہے یہاں تک کہ آخر کار اس کے قتل کے تقریباً دس سال بعد اس کی موت کا اعتراف کر لیا گیا۔

۱۰- وہ اثنا عشریہ عقائد کی طرف دعوت دینے والے مطبوعات (پیمفلیٹ اور کتابچوں) کی نشر و اشاعت کرتے ہیں۔

۱۱- ایران، حوثیوں اور ان کے حامیوں کے وفود کا استقبال کرتا ہے، اور ان میں رافضی امامیہ عقائد اور خمینی انقلاب کے اصول بوتا ہے یہاں تک کہ وہ اس کے مبلغ بن کر واپس یمن آتے ہیں، اور ان کے منصوبوں کو نافذ کرنے والے کارکن بن جاتے ہیں۔

اثنا عشری امامیہ فرقہ جنہوں نے ایران میں انقلاب برپا کیا وہ روافض کے انتہا پسند فرقوں میں شمار ہوتا ہے، جن کے بہت سارے کفریہ عقائد ہیں، جن میں اہم کا تذکرہ مندرجہ ذیل نقطوں میں کیا جا رہا ہے۔

۱۔ اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔ وہ اپنے (فوت شدہ) ائمہ سے دعا اور استغاثہ (فریاد) کرتے ہیں۔ وہ ان کی قبروں کا طواف کرتے ہیں، ان پر جھکتے ہیں، ان سے تبرک لیتے ہیں اور یہ ان اعمال کو کعبہ اور مسجدِ حرام جانے سے افضل سمجھتے ہیں۔

۲۔ وہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ امامت کا مسئلہ دین کا رکن ہے، اور اس پر صراحت موجود ہے، اور یہ کہ امامت کو اپنے بارہ اماموں میں ہی محصور مانتے ہیں۔

۳۔ اپنے ائمہ کو غلطیوں اور خطاؤں سے پاک اور معصوم مانتے ہیں، اور یہ کہ انہیں غیب کا علم اور کائنات میں تصرف کا اختیار حاصل ہے[۸]۔

۴۔ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ سامراء کے سرداب (تہہ خانہ) میں مہدی منتظر موجود ہے۔

۵۔ وہ قرآن مجید کو محرف اور ناقص (نامکمل) مانتے ہیں[۹]۔

۶۔ چار صحابہ کو چھوڑ کر باقی تمام صحابہ کی خاص کر ابو بکر، عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم کی تکفیر کرتے ہیں[۱۰]۔

۷۔ وہ تقیہ کرتے ہیں اور اہلِ سنت کے خلاف اپنی دشمنی کو چھپاتے ہیں اور اسے ظاہر نہ کرنا دینداری سمجھتے ہیں۔

---

[۸] اس طرح وہ صرف عبادت ہی میں نہیں بلکہ ربوبیت میں بھی شرک کے مرتکب ہیں۔

[۹] یہ دعویٰ انہوں نے اس لیے کیا کیونکہ اپنے باطل عقیدہ کو ثابت کرنے کے لیے ان کے پاس کوئی دلیل ہی نہیں تھی سوائے جھوٹ اور افترا پردازی کے۔ ایک تو ان صحابہ کو کافر قرار دیا جنہوں نے قرآن کو جمع کیا اور پھر ان پر یہ بہتان لگایا کہ انہوں نے اصل قرآن کو بدل ڈالا اور اس میں علی رضی اللہ عنہ کی امامت کی آیتوں کو نکال دیا یا تحریف کر ڈالا۔ اس طرح انہوں نے اللہ کے اس فرمان کا انکار کیا: إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ یعنی: ہم ہی نے اس ذکر (یعنی قرآن) کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں (الحجر:۹)

[۱۰] اس کے لئے انہوں نے قرآنی آیات کی معنوی تحریف بھی کی اور کئی آیتیں جو کفار و مشرکین کے تعلق سے تھیں انہیں ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما پر چسپاں کرنے لگے۔

۸۔ وہ اللہ کے بارے میں بداء کا عقیدہ رکھتے ہیں، یعنی ان کا ماننا ہے کہ اللہ کے لیے ایسی بات ظاہر ہو جاتی ہے جو اسے پہلے معلوم نہ تھی[11]۔

۹۔ اہلِ سنت جو ان کی مخالفت کرتے ہیں ان کی وہ تکفیر کرتے ہیں، اور ان کے مال اور خون کو حلال سمجھتے ہیں۔

۱۰۔ متعہ کو جائز قرار دیتے ہیں[12]، اور اس طرح عورتوں سے ایک خاص مدت تک فائدہ اٹھانا جائز سمجھتے ہیں۔

یہ تھی حوثیوں کی تاریخ، ان کی تحریک، ان کی اصل اور ان کے عزائم کے بارے میں ایک مختصر جھلک۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ انہیں ہدایت دے، اور مسلمانوں کو ان کے شر اور مکر سے محفوظ رکھے، بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله وصحبه وسلم

ماخوذ از: حقيقة الحوثيين مؤلف: شیخ سلیمان بن صالح العضن حفظہ اللہ

---

[11]۔ اس طرح یہ روافض تقدیر کے باب میں قدریہ کی موافقت کرتے ہیں جنہوں نے اللہ کے سابق علم کا انکار کیا تھا۔ رافضیوں نے یہ عقیدہ صحابہ کی عدالت کو ساقط کرنے کے لیے اختیار کیا کیونکہ قرآن کی متعدد آیتیں صحابہ کی تعریف، اللہ کی ان سے رضامندی اور ان کے جنتی ہونے پر شاہد ہیں جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے: ﴿ وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴾ اور اللہ کا فرمان ہے : ﴿ ...ۚ لَا يَسْتَوِي مِنكُم مَّنْ أَنفَقَ مِن قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ ۚ أُولَٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِينَ أَنفَقُوا مِن بَعْدُ وَقَاتَلُوا ۚ وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴾ .

[12]۔ جبکہ متعہ کے حرام ہونے کی حدیثیں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں جنہیں ابو داود کے سوا تمام اصحاب کتب تسعہ نے روایت کیا ہے۔

خلاصہ: موجودہ حالات کے تناظر میں

حوثیوں کی موجودہ سرگرمی اپنے ایرانی اثنا عشری آقاؤں کی پشت پناہی سے جاری ہے بلکہ ان دنوں اس میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔ اب یہ بات مخفی نہیں رہی کہ ایران انہیں جنگی اسلحہ فراہم کر ارہا ہے اور بحری راستے سے باب المندب کے ذریعہ ان تک رڈار، ڈرونس اور بیلسٹک میزائلیں ایک عرصہ سے پہنچا رہا ہے۔ حوثیوں نے یمن کے شمالی علاقوں کو صنعاء اور حدیدہ سمیت کئی شہروں کو قبضے میں کر رکھا ہے جہاں سے سعودی عرب کے جنوبی صوبوں جازان، نجران اور عسیر پر سینکڑوں میزائلوں اور ڈرونز کے ذریعہ وہ حملہ کر رہے ہیں۔ اب ان کا حملہ صرف سعودی عرب کے جنوبی علاقوں تک ہی محدود نہیں رہا بلکہ گزشتہ ماہ سے انہوں نے حرمین شریفین کی طرف بھی میزائلیں داغنی شروع کر دی ہیں۔ اس کے ساتھ دار الحکومت ریاض کے ملک خالد ہوائی اڈے کو بھی نشانہ بنایا گیا جن میں کئی مسافروں کی موت ہو گئی۔ ان میں عازمین عمرہ اور قاصدین مسجد حرام اور مسجد نبوی بھی شامل ہیں۔ ان سب کے باوجود بہت سارے مغربی میڈیا ان حوثیوں کو دہشت گرد اور انتہا پسند کی لسٹ میں شامل نہیں کر رہے ہیں۔

رافضیوں کی تاریخ کا اگر جائزہ لیا جائے تو یہ معلوم ہو گا کہ حرم اور کعبہ کے تقدس کو ماپال کرنے کی انہوں نے کئی بار کوششیں کی ہیں۔ قرامطہ شیعوں نے سب سے پہلے وہاں ۳۱۷ھ میں حج کے دوران حاجیوں کا قتل عام کیا اور لوٹ پاٹ مچائی یہاں تک کہ حجر اسود کو کعبہ سے نکال کر لے گئے جسے ۲۲ سال بعد واپس لوٹایا گیا۔ موجودہ دور میں حج ہی کے موقع پر مکہ میں بلاسٹ کرانے کا ایرانی منصوبہ ناکام ہوا[۱۰]۔

۱۰۔ عرب نیوز نے اپنے ۱۲ اکتوبر ۲۰۱۸ کے شمارہ میں شائع کیا تھا کہ اس بات کا انکشاف ایرانی ٹی وی پر ایک معروف شیعہ عالم دین ملا احمد منتظری کے انٹرویو کے دوران سامنے آیا ہے۔ اس نے اعتاف کیا کہ حاجیوں کے سامان کے ساتھ دھماکہ خیز مواد مہدی ہاشمی نے نصب کیا تھا، جو ایک ایرانی انتہا پسند اور اسلامی انقلابی گارڈ تھا، اور یہ کام آیت اللہ علی خامنہ ای کی ہدایت پر کیا گیا تھا۔۔۔ پوری خبر دیکھنے کے لیے اس لنک پر جائیں:

https://www.arabnews.com/middle-east/revealed-iranian-plot-to-bomb-hajj-in-1986-1380931

سن ۱۹۸۷ء میں مکہ میں حج کے دوران ایرانی شیعوں کے احتجاج کے بعد مچی بھگدڑ سے کئی لوگوں کی موت ہوئی۔ ۲۰۱۸ء میں مکہ کی طرف حوثیوں کے ذریعہ چھوڑی گئی بیلسٹک میزائیل کو ناکام کر دیا گیا تھا۔ اب دوبارہ انہوں نے مکہ اور مدینہ کی طرف میزائلوں اور ڈرونز کے ذریعہ حملہ کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ یہ حملہ دراصل پوری امت مسلمہ کے جذبات پر حملہ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسوں کے حق میں فرمایا تھا کہ: من أخافَ أهلَ المدينةِ أخافه اللهُ وعليه لعنةُ اللهِ والملائكةِ والناسِ أجمعينَ لا يُقبلُ منه صرفٌ ولا عدلٌ

"جس نے اہلِ مدینہ کو خوف زدہ کیا، اللہ اسے خوف زدہ کرے گا، اور اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اس سے نہ کوئی فرض عبادت قبول کی جائے گی اور نہ نفل۔"

اسے احمد نے مسند (۱۶۵۶۲) میں روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح الجامع میں صحیح قرار دیا ہے۔

اور مسلم کی روایت میں ہے: مَن أرادَ أهلَ المَدينةِ بسوءٍ أذابَه اللهُ كما يَذوبُ المِلحُ في الماءِ ، یعنی جس نے اہلِ مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کیا، اللہ اسے ایسے پگھلا دے گا جیسے نمک پانی میں پگھل جاتا ہے۔

یہ روافض خواب دیکھ رہے ہیں کہ وہ مدینہ اور مکہ پر قبضہ کریں گے اور ابو بکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) کو ان کی قبروں سے نکال کر سزا دیں گے یا سولی پر چڑھائیں گے اور عائشہ الطیبہ الطاہرہ رضی اللہ عنہا پر نعوذ باللہ حد رجم قائم کریں گے۔ ان لوگوں نے منافقوں کی طرح اللہ اور اس کے رسول کو جھٹلایا اور ام المؤمنین عائشہ پر وہ الزام لگایا جس سے اللہ نے انہیں بری کیا تھا۔ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ

ان کا منصوبہ یہ بھی ہے کہ وہ کعبہ کو ڈھا دیں اور کربلا میں کعبہ کے قائم مقام عبادت گاہ قائم کریں۔ کعبہ کو منہدم کرنے کا خواب ابرہہ نے بھی دیکھا تھا، مگر اس کا انجام کیا ہوا، یہ قیامت تک آنے والوں کے لئے عبرت بن گیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے گھر کا محافظ ہے اور کعبہ کو بری نگاہ سے دیکھنے والے یہ نجس حوثی اور ان کی ذریتِ خبیثہ بھی ان شاء اللہ اپنے برے انجام تک پہنچیں گے۔ کعبہ کو کوئی منہدم نہیں کر سکتا البتہ قربِ قیامت میں ایک پتلی پنڈلی والا حبشی شخص

کعبہ کی ایک ایک اینٹ الگ کر کے گرادیگا جیسا کہ بخاری نے اپنی صحیح میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے: يُخرب الكعبة ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ من الحبشة پتلی پنڈلیوں والا حبشی کعبہ کو منہدم کر دے گا۔ اور ایک روایت میں ہے: كأني به أسود أَفْحَجَ، يَقْلَعُهَا حَجرًا حجرًا گویا میں اسے دیکھ رہا ہوں کہ وہ کالا، ٹانگیں پھیلا کر چلنے والا ہے، جو اس (کعبہ) کو پتھر پتھر کر کے اکھاڑ رہا ہے (بخاری: ۱۵۹۵)

احمد کی روایت میں ہے: يُخرب الكعبة ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ من الحبشة ويَسْلُبُها حِلْيَتَهَا، ويُجَرِّدُهَا مِنْ كِسْوَتِها، ولكأني أنظر إليه أُصَيْلِعَ أُفَيْدِعَ، يَضْرِبُ عليها بِمِسْحَاتِهِ ومِعْوَلِهِ حبشہ کا ذوالسویقتین (پتلی پنڈلیوں والا شخص) کعبہ کو توڑ دیگا، اس کے زیورات لوٹ لے گا، اور اس کا غلاف اتار دے گا، اور گویا میں اسے دیکھ رہا ہوں کہ وہ گنجا، ٹانگیں ٹیڑھی کیے ہوئے، اپنے بیلچے اور کدال سے اس پر ضربیں مار رہا ہے (سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ: ۲۷۴۳)۔

کعبہ کا انہدام درحقیقت قربِ قیامت کی نشانی اور دنیا کے ختم ہونے کا اعلان ہو گا۔ چنانچہ اللہ کا فرمان ہے:

جَعَلَ اللَّهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِلنَّاسِ

اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو جو ادب و حرمت کا مکان ہے لوگوں کے قائم رہنے کا سبب قرار دے دیا ہے (المائدۃ: ۹۷)

اللہ تعالیٰ اپنے گھر کو ان حوثیوں سے محفوظ، قائم اور آباد رکھے گا، اور یہ حوثی ان شاء اللہ اپنے آقاؤں اور حمایتیوں کے ساتھ نامراد اور ناکام ہو کر ہو کر اپنے انجامِ بد تک پہنچیں گے۔

وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ

اور ظالم جان لیں گے کہ وہ کس طرف الٹتے ہیں (الشعراء: ۲۲۷)

اللہ تعالیٰ ان کے شر سے تمام مسلمانوں کو اپنی پناہ میں رکھے۔